

جواب

بھٹہ۔

ہیں، لیکن اگر دونوں اطراف ثقہ ہوں اور ایک دوسرے کے متعلق بھروسہ ہو اور والدین اس شادی پر راضی ہوں اور اس شادی میں کوئی مانع نہ ہوں تو پھر عام زندگی کے معاملات کے متعلق بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر انہیں علم ہو کہ ان کے والدین اس پر راضی نہیں تو پھر اس حالت میں ان کے شیخ عبد اللہ بن جریر حفظہ اللہ۔

لی اور لڑکا دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے اچھے ہیں، اور منگیتز لڑکی کے ساتھ بات چیت کرنا بالکل ایک اچھی عورت کے ساتھ بات چیت کرنے کے مترادف ہے، اس لیے یہ بات چیت صرف ضرورت کی حد تک ہی ہونی چاہیے اور اچھے انداز میں ہو اس سے تجاؤ نہ کیا جائے مثلاً شادی کے بعد اخراجات۔

1 لڑکی اپنے ولی کی موافقت سے بات چیت کرے اور اس سے شادی میں کوئی مانع نہ ہو۔

2 بات چیت میں کوئی ایسی کلام نہ کی جائے جو شہوت انگیزی کا باعث بنے، یا فتنہ و خرابی کا باعث ہو۔

3 منگیتز جو کتنا چاہتا ہے وہ کسی اور طریقہ مثلاً اپنی بہن یا لڑکی کے بجائی یا خط و خمیرہ کے ذریعہ پیغام پہنچانے والا کوئی نہ ہو تو پھر وہ خود کر سکتا ہے۔

4 ضرورت سے زیادہ بات چیت نہ کی جائے۔

تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

نہ اعلیٰ۔

بھٹہ۔

ہیں، لیکن اگر دونوں اطراف ثقہ ہوں اور ایک دوسرے کے متعلق بھروسہ ہو اور والدین اس شادی پر راضی ہوں اور اس شادی میں کوئی مانع نہ ہوں تو پھر عام زندگی کے معاملات کے متعلق بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر انہیں علم ہو کہ ان کے والدین اس پر راضی نہیں تو پھر اس حالت میں ان کے شیخ عبد اللہ بن جریر حفظہ اللہ۔

لی اور لڑکا دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے اچھے ہیں، اور منگیتز لڑکی کے ساتھ بات چیت کرنا بالکل ایک اچھی عورت کے ساتھ بات چیت کرنے کے مترادف ہے، اس لیے یہ بات چیت صرف ضرورت کی حد تک ہی ہونی چاہیے اور اچھے انداز میں ہو اس سے تجاؤ نہ کیا جائے مثلاً شادی کے بعد اخراجات۔

1 لڑکی اپنے ولی کی موافقت سے بات چیت کرے اور اس سے شادی میں کوئی مانع نہ ہو۔

2 بات چیت میں کوئی ایسی کلام نہ کی جائے جو شہوت انگیزی کا باعث بنے، یا فتنہ و خرابی کا باعث ہو۔

3 منگیتز جو کتنا چاہتا ہے وہ کسی اور طریقہ مثلاً اپنی بہن یا لڑکی کے بجائی یا خط و خمیرہ کے ذریعہ پیغام پہنچانے والا کوئی نہ ہو تو پھر وہ خود کر سکتا ہے۔

4 ضرورت سے زیادہ بات چیت نہ کی جائے۔

تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

واللہ اعلم۔